ابوالحسن انبالوی

ماہِ محرم کے دو روزے؟

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علٰى رسوله الأمين، أما بعد:

سیّدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)) ''یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم: ١١٦٢)

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے (روزہ رکھنے کی) وجہ دریافت کی تو انھوں نے کہا: یہ ایک اچھا دن ہے، اس دن اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دلائی تھی، موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس (دن) کا روزہ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ کے ساتھ (مناسبت کے اعتبار سے) میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔'' تو آپ نے روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا۔

(صحيح البخاري: ٢٠٠٤، صحيح مسلم: ١١٣٠)

جمہور کے نزدیک یوم عاشوراء سے مراد ماہ محرم کا دسواں دن ہے۔ دیکھئے شرح صحیح مسلم للنووی (٨/ ١٢)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے۔'' (صحیح مسلم: ١١٦٣)

ابتدائے اسلام میں یوم عاشوراء کا روزہ فرضیت کا درجہ رکھتا تھا، لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کی فرضیت ساقط ہوگئی تاہم فضیلت برقرار ہے۔

یہودیوں کی مخالفت......مگر کیسے؟

رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا (تو صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ یہود ونصاریٰ کی تعظیم وتکریم کا دن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ)) ''آیندہ سال ہم ان شاءاللہ ۹ محرم کا روزہ رکھیں گے۔''

(صحیح مسلم: ۱۱۳٤)

قارئین کرام! اس سلسلے میں تقریباً تین موقف معروف ہیں، ہم ترتیب واران تینوں کو مع دلائل نقل کریں گے، پھر راجح موقف بھی واضح کریں گے۔ ان شاءاللہ

پہلا موقف: ......صرف ۹ محرم کو روزہ رکھا جائے گا۔ درج بالا حدیث بھی اسی پر دال ہے، نیز اس حدیث کے راوی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب عاشوراء کے روزے سے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو دن شمار کرتے رہو اور نویں تاریخ کو روزہ رکھو۔ (صحیح مسلم: ۱۱۳۳)

یہ موقف رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ مرفوع حدیث اور صحابی کے قول سے یہ تعین ہو جاتا ہے کہ روزہ صرف ۹ محرم کا رکھا جائے گا اور اس سے یہود کی مخالفت بھی ہو جائے گی۔

دوسرا موقف: ......روزہ ۱۰ محرم کو رکھنا چاہیے، البتہ یہودیوں کی مخالفت کی بنا پر ۹ یا ۱۱ محرم کا روزہ بھی ملانا چاہیے اور ان کی دلیل درج ذیل ہے: ''یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو (لہٰذا) ایک دن پہلے یا بعد کا (بھی) روزہ رکھو۔''

(مسند احمد ۱/ ۲٤۱ ، ح ۲۱۵٤ ، ابن خزیمة : ۲۰۹۵)

لیکن یہ روایت داود بن علی کی وجہ سے ضعیف ہے، لہٰذا اس روایت سے ۱۰ اور ۱۱ محرم کو روزہ رکھنے کا استدلال درست نہیں، تاہم ۹ اور ۱۰ کی وضاحت تیسرے موقف میں آرہی ہے۔

تیسرا موقف: ......۹ اور ۱۰ محرم کے دو روزے رکھنا مستحب ہیں اور ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱: سیّدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشوراء کے روزے کا

حکم دیتے، اس کی ترغیب دیتے اوراس کا (خوب) اہتمام فرماتے۔ جب رمضان (کا روزہ) فرض کردیا گیا تو نہ آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا نہ منع کیا اور نہ اس کا (خاص) اہتمام کیا۔ (صحیح مسلم : ۱۱۲۸)

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: "عَاشُوْرَاءُ یَوْمُ الْعَاشِرِ" عاشوراء (محرم کا) دسواں دن ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ۳/ ۵۹ وسندہ صحیح) اور جمہور کے نزدیک بھی یہی مسلّم ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

جب یہ واضح ہوگیا کہ عاشوراء ۱۰ محرم ہے تو درج بالا حدیث سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم، یعنی یوم عاشوراء کے روزے سے کبھی منع نہیں فرمایا، لہٰذا اس کی ممانعت پر محض عدم سے استدلال درست نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ۹ محرم کو بھی عاشوراء قرار دیا ہے تو یہ صرف عاشوراء (دس محرم) سے نسبت کی بنا پر کہا ہے، کیونکہ وہ ۹ اور ۱۰ محرم کے روزے کے قائل ہیں، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

۲: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے دورِ خلافت میں) مدینہ آئے تو انھوں نے عاشوراء کے دن خطبہ دیا، پھر فرمایا: تمھارے علماء کہاں ہیں؟ اے مدینہ والو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ اس دن کے بارے میں فرمارہے تھے: "یہ عاشوراء کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا (لیکن) میں روزے سے ہوں، لہٰذا تم میں سے جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔" (صحیح مسلم : ۱۱۲۹)

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عاشوراء کے روزے سے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا، اس امر کی دلیل ہے کہ عہدِ صحابہ میں بھی دس محرم کا روزہ مشروع تھا اور یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء (دس محرم ہی) کو روزہ رکھا تھا۔

۳: یوم عاشوراء کے روزے سے متعلق سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "خَالِفُوْا الْیَهُوْدَ وَصُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ" یعنی یہود کی مخالفت کرو اور ۹۔۱۰ (محرم کو) روزہ رکھو۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی ٤/ ۲۸۷، مصنف عبد الرزاق : ۷۸۶۹

وسنده صحیح)

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

- آپ کے نزدیک عاشوراء صرف ۹ محرم نہیں بلکہ ۹ اور ۱۰ ہے اور اس کی وجہ تسمیہ ہم بیان کر چکے ہیں۔
- ۱۰ محرم کا روزہ مشروع و مسنون ہے۔
- یہود کی مخالفت کرنے کی غرض سے ۹ محرم کا روزہ بھی مشروع ہے۔
- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی بعض روایات میں اور آپ کے اپنے ایک قول میں صرف ۹ محرم کا ذکر ہے، جبکہ درج بالا قول میں ۹ اور ۱۰ دونوں کا ذکر ہے، لہٰذا اسی قول پر فتویٰ و عمل ہوگا، کیونکہ عدم ذکر نفی ذکر کو مستلزم نہیں اور عدم ذکر سے استدلال اہل علم کو لائق نہیں ہے۔

۴: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلَى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَنِي يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ)) ''اگر آیندہ سال تک زندگی ہوئی تو میں ان شاء اللہ ۹ محرم کو روزہ رکھوں گا، اس اندیشے کے پیش نظر کہ مجھ سے یوم عاشوراء (کے روزے کی فضیلت) نہ رہ جائے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۸۱۷ وسندہ حسن)

اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ یوم عاشورا، دس محرم ہے وہاں یوم عاشوراء کے روزے کی فضیلت و اہمیت بھی واضح ہے۔

ایک عجیب اعتراض:

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب ۱۰ محرم کا روزہ رکھ لیا، پھر یہود کی مخالفت تو نہ ہوئی لہٰذا سرے سے ۱۰ محرم کو روزہ ہی نہ رکھا جائے۔

واضح نصوص کے مقابلے میں اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں، لیکن ہم ایک پہلو سے اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے صرف ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔(سنن ابی داود : ۲٤۲۱ وسنده حسن) امام ترمذی رحمہ اللہ ممانعت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں: ''لِأَنَّ الْيَهُوْدَ يُعَظِّمُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ'' کیونکہ یہود ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔''(سنن الترمذی : ۷٤٤) لیکن اگر ہفتے کے ساتھ اتوار کا روزہ بھی رکھ لیا جائے تو یہ جائز ہے۔

(دیکھئے: صحیح ابن خزیمه قبل حدیث : ۲۱٦۷)

واضح رہے کہ ۱۰ محرم کا روزہ نہ رکھ کر یہود کی مخالفت مراد نہیں، بلکہ ۱۰ کے ساتھ ۹ محرم کا بھی روزہ رکھ کر مخالفت ثابت ہوگی۔

راجح موقف:

پہلے موقف میں مذکور احادیث اور تیسرے موقف کے دلائل کی رو سے ہمارے نزدیک راجح یہی ہے کہ ۹ اور ۱۰ محرم کا روزہ مستحب ومسنون ہے۔

معروف عربی عالم دین الشیخ احمد بن عبداللہ لکھتے ہیں: ''وَمِنَ الْأَخْطَاءِ صِيَامُ يَوْمِ التَّاسِعِ فَقَطْ'' صرف ۹ محرم کا روزہ رکھنا خطا ہے۔(بدع واخطاء تتعلق بالأيام والشهور، ص ۲۲٤)

یعنی ۹ اور ۱۰ محرم کے دو روزے رکھنے چاہئیں۔ واللہ اعلم